سے واقفیت حاصل کرنے کے بھی خواہاں تھے۔ لالہ مُرلیدھر ہمیشہ سوال کرتے
رہتے تھے اور تسلی بخش جواب پاتے تھے - لالہ جی کا خیال تھا کہ مکتی سے
جیو واپس آجاتا ہے آپ سمجھاتے تھے کہ ایسا نہیں ہوتا - اگر مکتی سے جیو
پھر دنیا میں آجائے تو مکتی ہی کیا ہوئی - نجات وہ ہے جو دائمی ہو - جیو
دیو لوک سے واپس آتا ہے مگر مکتی سے نہیں - لالہ مُرلی دھر جی سمجھتے تھے
کہ اگر جیو مکتی سے واپس نہ آویں تو دُنیا جیووں سے خالی ہو جائے کیونکہ
جہاں آمدنی نہ ہو اور روقتاً فوقتاً جیو نکلتے ہی جاویں تو کسی نہ کسی وقت
دنیا ضرور خالی ہو جائے گی - آپ جین سدھانت کے مطابق جواب
دیتے ہوئے سمجھاتے تھے - کہ جو چیز لاانتہا ہے اُس کا ہرگز خاتمہ نہیں ہو سکتا
اگر لاانتہا چیز سے لاانتہا چیز نکال لی جاوے تو پھر بھی باقی لاانتہا بچ جاتی
ہے علیٰ ہٰذالقیاس - اگر یہ کہا جائے کہ جب داں ایشور پرماتما کے علم میں
جیووں کا ضرور شمار ہونا چاہیئے ورنہ اُس کے علم میں ضرور کمی رہتی
ہے - ایسے سوال کا جواب بالکل آسان ہے کیونکہ پرماتما ہر ایک
چیز کو جیسی ہو ویسی ہی دیکھتا ہے اس لئے جو چیز محدود ہے وہ محدود نظر
آتی ہے اور جو لامحدود ہے وہ ویسی ہی لامحدود نظر آتی ہے - اس طرح
بہت سے سوال وجواب ہوتے رہتے تھے کئی ایک اصحاب کی
طرف سے آپ کے پاس خطوں میں سوالات آتے تھے جن کے
جوابات آپ خود لکھوا کر ارسال کرتے تھے دُور دُور سے سادھو اور
گرہستھ لوگ اپنے شکوک رفع کرنے کے لئے سوالات لکھتے تھے
بڑ وچ نواسی سیٹھ انوپ چند لوک چند و مُنی مہاراج جویر ساگر جی خاص
طور سے قابلِ ذکر ہیں آپ ہر ایک خط کا جلدی سے جلدی جواب

دیتے تھے یہ آپ کی قابلِ تعریف صفت تھی۔

پریوشن پرب کے قریب ماہ جون ۱۸۹۵ء میں مسٹر ویرچند راگھو جی گاندھی امریکہ سے واپس ہندوستان تشریف لائے۔ ایک مدّبر اور عالم کی طرح آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ آپ کے درشن کے لئے اور مغربی عالموں کے خیالات اور ملکوں کے حالات اپنی زبان سے سنانے کے لئے انبالہ تشریف لائے۔ آن کی گرانبہا خدمات کی بدولت انبالہ کے جین اصحاب نے آپ کا شاندار خیر مقدم کیا۔ آچاریہ جی ویرچند کی سادگی ادب اور سچے دھرم بہادری کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کام کی تعریف کی اور لوگوں کو بتایا کہ دھرم پریمی ایسا ہونا چاہیئے۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ہی انسان دھرم اور سماج کی سیوا کر سکتا ہے۔ مسٹر ویرچند نے آپ کی نصیحت پر پورا عمل کیا۔ ہمیشہ نت نیم میں پختہ اور دیسی لباس میں ملبوس رہے آپ کی کامیابی کی یہ بھی ایک بڑی وجہ تھی گاندھی جی نے اپنے طول طویل حالات بلا کم وکاست کہہ سنائے۔ آپ نے نہایت توجہ سے سن کر شاباش دی اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر کام کرنے کی دعا دی۔ مسٹر ویرچند جی نے آپ سے اپنے کام کی تعریف سنکر ادب سے سر جھکا دیا اور کہا مجھ سیوک پر یہ سب آپ کی ہی کرپا ہے ورنہ میں کس قابل ہوں آپ کی اشیرباد سے عمر بھر جین سماج کی خدمت سرانجام دونگا اور اہنسا دھرم کا پرچار کرونگا۔ چند روز انبالہ ٹھہر کر گاندھی جی اپنے گھر چلے گئے۔

آپ کی آنکھ کے معائنہ کے لئے ڈاکٹر تری بھون داس جنھوں

نے پیشتر بھی آپ کی آنکھ سے موتیا نکالا تھا - انبالہ آئے اور دوسری آنکھ سے نہایت احتیاط سے موتیا نکالا - پنجابی لوگ آپ کی خدمت کا صلہ روپئے میں پیش کرتے تھے - مگر ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ گورُو بھگت کو کیوں شرمندہ کرتے ہو - میں نے گورُو مہاراج کی اس جنم میں آنکھیں درست کرکے تھوڑی سی سیوا کی ہے - گورُو مہاراج کا مجھ سیوک پر بہت زیادہ اپکار ہے - آپ کے اپدیش سے میرے دل اور دماغ کو سچی روشنی حاصل ہوئی ہے - آپ کے طفیل سے ہی میں آپ بھائیوں کا درشن کر سکا ہوں -

چترماس ختم ہونے کے بعد بھی آپ انبالہ ٹھہرے رہے - مندر کی پرتشٹھا کا مہورت بکرم سمّت ۲۰۰۵ ۱۹ مگھر شُدی پورنماشی کے روز کا تھا - جو دھوم دھام اور جوش خروش انبالہ میں پرتشٹھا کے موقعہ پر دیکھنے میں آیا - وہ اِس سے پہلے پنجاب میں کہیں دیکھنے میں نہ آیا تھا - مارواڑ اور گجرات سے بہت سا سونے چاندی کا مال و اسباب رتھ - ہاتھی - گھوڑے وغیرہ زیبائش کا سازو سامان منگوایا گیا تھا - ہزاروں کی تعداد میں لوگ پنجاب - یو پی - مارواڑ کاٹھیاواڑ - گجرات وغیرہ دیشوں سے پرتشٹھا کی رونق دیکھنے کے لئے آئے تھے ایک وسیع میدان میں نہایت محنت اور کوشش سے انبالہ کے جینیوں نے خوبصورت منڈپ تیار کیا تھا - آرائش و زیبائش میں کسی قسم کا دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا تھا - لوگوں کے دل خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے - مطلع صاف تھا - سورج بڑی آب و تاب سے چمک رہا تھا - یکایک سیاہ بادل اُٹھے - اور دیکھتے ہی

دیکھتے گھنگھور گھٹا چھاگئی - بوندیں بھی گرنے لگیں - ایسا معلوم دیتا تھا کہ
ذرا سی دیر میں کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا - منتظمان کے دل پر خوف
طاری تھا وہ ہراساں اور پریشان گورو مہاراج کے پاس آئے
چاروں طرف سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور بجلی زور سے کڑک
رہی تھی - انھوں نے آپ سے عرض کی کہ ہماری محنت قدرت نے
ضائع کر دی - اِس وقت کیا بندوبست کیا جاوے - آپ نے
منتظمان کو حوصلہ دلایا اور کہا کہ یہ تمہارے امتحان کا وقت ہے
اِس وقت حیران اور پریشان ہونے سے کچھ نہیں بن سکتا آپ
سب تن دہی سے مردانہ وار کام پر ڈٹ جاؤ اور مینہ آندھی اور
طوفان کا مقابلہ کر کے مذہب کی حفاظت کرو - اگر آپ مستعد رہیں
گے تو خطرہ ضرور ٹل جائے گا - بشاسن دیوتا آپ کی ضرور مدد کریں
گے - آپ کی حوصلہ افزائی سے منتظمان کے دلوں کو ڈھارس بندھ گئی
چند ہی منٹوں میں زور سے آندھی آئی اور بادلوں کو اُڑا کر ہمراہ لے گئی
اِتنے میں آسمان صاف ہو گیا اور سورج چمکنے لگا -

جلسے کی دھوم دھام تین روز تک رہی - ہزاروں کی حاضری
میں پُر اثر ویاکھیان ہوئے - اِس جگہ آپ نے شری سنگ کے
روبرو امرتسر اور ہوشیارپور میں پرتشٹھا کے موقع کی کئی ایک باتیں
دوہرائیں - متھیات نشیدھ - سنگٹھن اور ودیا پرچار کی طرف خاص
طور سے توجہ دلائی - اور آپ نے کہا کہ اب پنجاب کے کئی ایک
شہروں میں دیو درشن کے لئے مندر بن گئے ہیں اور باقی بن رہے
ہیں - مگر اب اُن کی حفاظت کے لئے پڑھے لکھے سماج سیوک پوجاری

پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کی توجہ گیان پرچار کی جانب راغب ہو۔ اور پنجاب میں جگہ جگہ ودیالے قایم ہوں۔ اسی طرح تھیات نشیدہ اور سنگھٹن کے متعلق اپنے خیالات کو دوہرایا۔ انبالہ کی پرتشٹھا نہایت خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اور جو لوگ دور دور سے پنجاب میں آئے تھے وہ بہت ہی اچھے اثرات لیکر واپس گئے۔

پرتشٹھا کے بعد انبالہ سے روانہ ہو کر آپ معہ سادھوؤں کے لدھیانہ تشریف فرما ہوئے۔ اس جگہ شری سنگ میں کچھ شکر رنجی پیدا ہو گئی تھی وہ آپ کے اپدیش سے مٹ گئی۔ جین مندر کی تعمیر شروع ہوئی اس کام میں پیشقدمی کا فخر لالہ رام دتامل کھتری کو حاصل ہے۔ آپ کے دھرم اپدیش سے رام دتامل نے اپنی دو کانیں بخوشی خود مندر جی کے لئے دے دیں جس کی پیروی دوسرے بھائیوں نے کی حسب معمول آپ کے ویاکھیانوں میں جینیوں کی نسبت اجین لوگوں کی بہت کثرت ہوتی تھی۔ کئی ایک پنڈت پرشن اتر کے لئے آتے تھے اور آپ کے گیان امرت کی لذت چکھ کر خوش و خرم جاتے تھے۔

آپ سے سنکھترہ کے جین مندر کی پرتشٹھا کے لئے درخواست ہو چکی تھی۔ اس لئے تھوڑے قیام کے بعد مختلف شہروں اور دیہات میں ہوتے ہوئے منزل بمنزل سنکھترہ تشریف لائے۔ نہایت خوبصورت مندر تعمیر ہوا تھا۔ مندرجہ بالا پرتشٹھاؤں کی طرح اس جگہ بھی نہایت دھوم دھام سے پرتشٹھا ہوئی۔ گجرات۔ احمد آباد۔ بمبئی وغیرہ دور دراز شہروں سے کئی لوگ آپکے دستِ مبارک سے انجن شلاکا کرانیکے لئے اسجگہ مورتیاں لائے تھے۔ آپکے پوتر ہاتھوں نے سنکھترہ کی پرتشٹھا آخری ہوئی۔

سورگ باش

جین آچاریہ شری مدوجیانند سُوری جی جیٹھ بدی چھٹھ بکرم سمت ۱۹۵۳
کو سنکھترہ سے روانہ ہوئے۔ چترماس عنقریب تھا۔ اگرچہ گرمی دن بدن
زیادہ ہو رہی تھی اور پیدل سفر دُشوار تھا پھر بھی آپ ہمت کی کمر کس کر
چترماس شروع ہونے سے پیشتر پسرُور۔ سیالکوٹ۔ جمّوں۔ وغیرہ
شہروں میں گھوم کر اپنے اُپدیشوں سے لوگوں کو مستفید کرنے کا
ارادہ رکھتے تھے۔ آپ کو ذاتی آرام کی پرواہ نہ تھی۔ بلکہ جاتیہ
اِصلاح کی فکر دامنگیر تھی۔ آپ قلعہ سوبھا سنگھ ہوتے ہوئے پسرُور
تشریف آور ہوئے۔ آپ کا ارادہ اِس جگہ چند روز ٹھہر کر لوگوں پر
جین دھرم کی عظمت آشکارا کرنا اور جین دھرمیوں کو دیو پوجن اور جین
دھرم کے شاستروں سے واقف کرنا تھا۔ مگر مقامی حالات کو
مدِّنظر رکھتے ہوئے آپ نے وہاں سے جلد واپسی مناسب خیال کی۔
پسرُور سے روانہ ہو کر چھپرانوالی۔ ستراہ۔ سیرانوالی ہوتے
ہوئے بنڈالہ تشریف آور ہوئے۔ اِس جگہ آپ کو دم کشی کی تکلیف
ہو گئی۔ اچانک مرض نہایت سُرعت سے بڑھ گیا۔ آپ نے باوجود
سخت تکلیف کے پیدل سفر جاری رکھا اور گوجرانوالہ پہنچ گئے۔ جیٹھ
شُدی دوج کے روز نہایت دھوم دھام سے جلوس نکال کر اہالیانِ

گوجرانوالہ(پنجاب) میں سورگباسی جین آچاریہ شری وجیانند
سوری مہاراج کی سمادھی

(بکرم سمت ۱۹۵۳)

SAHITYA PRESS, MEERUT.

شہر نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔

مرض روز بروز بڑھ رہا تھا۔ آپ کے سیوک نہایت فکرمند تھے۔ مگر آپ کو اپنے دل کی طاقت پر یقین تھا۔ سیوکوں نے درخواست کی کہ کسی لائق ڈاکٹر سے علاج کرایا جائے۔ آپ نے اس طرف کچھ دھیان نہ دیا۔ بلکہ کہا کہ چھوٹی چھوٹی بیماریوں کی طرف زیادہ متوجہ نہ ہونا چاہیئے۔ قدرت ہی سب سے بڑی معالج ہے۔ چند روز کی باقاعدگی سے خود بخود مرض رفع ہو جائے گا۔ افسوس جسے آپ معمولی بیماری سمجھتے تھے وہ مہلک مرض ثابت ہوا۔ اگرچہ مرض ترقی کر رہا تھا۔ مگر آپ کے بشاش چہرہ پر وہی تبسم اور نورانی نُور ٹپک رہا تھا۔ آپ صبر و سکون سے تکلیف کو گذشتہ کرموں کا ثمر خیال کر کے برداشت کر رہے تھے اور روزمرّہ کے کام میں حسبِ دستور مشغول رہتے تھے۔ آپ سولہ برس کے دراز عرصہ کے بعد گوجرانوالہ تشریف آور ہوئے تھے۔ اِس لئے لوگ آپ کے درشن کے از حد خواہشمند تھے اور جُوق در جُوق درشن کو اُپاسرے میں آتے تھے اور آنند حاصل کرتے تھے۔ دن رات دھرم اپدیش اور بات چیت میں گذرتے تھے۔ بڑے بڑے پنڈت اور مولوی آپ سے دھارمک مضامین پر تبادلۂ خیالات کر کے جین دھرم کے متعلق اپنے دلوں کی جاگزین غلط فہمیوں کو دُور کرتے تھے۔ اور اہنسا دھرم کی سچائی کو درست تسلیم کرتے تھے۔

جیٹھ شُد کی ستمی کے روز آپ نے سب کام حسبِ دستور کیا رات کو پرتی کرمن کے بعد بیسیوں لوگوں سے بات چیت ہوتی رہی۔ ان

کے سوالات کے جوابات دیکر اچھی طرح تسلّی کی۔ سونے سے پیشتر اپنا انت
نیم۔ سنتھارہ وغیرہ کیا تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد اٹھ بیٹھے اور دھیان
لگا لیا۔ دھیان ختم کر چکنے کے بعد قریب سوتے ہوئے سادھوؤں کو
بیدار کیا اور کہا کہ آج میری طبیعت کچھ بگڑی ہوئی معلوم دیتی ہے۔ ایا سر
میں ہی نیچے ایک شراوک سویا ہوا تھا اس نے جا کر جینیوں کو خبر دی
ذرا سی دیر میں تمام شِشیہ جمع ہو گئے۔ آپ اُن سب کو مخاطب کر کے
کہنے لگے لو اب میرا آپ سے جدا ہونے کا وقت آپہنچا ہے۔ میں نے
حتی الوسع ہر ایک سے یکساں سلوک کیا ہے۔ اگر میں نے من
وچن اور کایا سے کسی کا دل دُکھایا ہو تو اُس کے لئے میں کھشما مانگتا ہوں
یہ سُنکر تمام سادھو آبدیدہ ہو گئے اور آہ کھینچکر کہنے لگے گورو دیو
آپ یہ کیا فرماتے ہیں۔ ہماری دن رات شاسن دیو سے یہی پرارتھنا
ہے کہ آپ چرکال تک زندہ رہ کر ستیہ دھرم اُپدیش سے دنیا پر
اُپکار کرتے رہیں۔ ہم آپ کی جدائی کیسے برداشت کر سکتے ہیں اور
آپ کے بغیر سماجک اِصلاح کا کام کیسے چل سکیگا۔ گورو مہاراج نے
پژمردہ دل سادھوؤں کو ڈھارس دی اور فرمایا کہ پریشان ہونے
کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ میرا آیو کرم ختم ہونے کو ہے۔ جسے لوگ موت
کہتے ہیں وہ میرے نزدیک کوئی ڈراؤنی چیز نہیں ہے۔ یہ ایک عظیم
تبدیلی ہے۔ آتما امر ہے اور کبھی مرتی نہیں ہے۔ رنج اور غم کو دل میں
جگہ دینا جین سادھوؤں کے طریقہ کے خلاف ہے۔ موہ جنجال ہے
اِس میں آتما کو جکڑنا حماقت ہے۔ آپ سب اپنے دل کو مضبوط بناؤ
اور ہمیشہ اگ بھگوان کی پوتر بانی پر عمل پیرا ہو کر جین دھرم کی روشن

مشعل سے دنیا میں سچ کا پرکاش کر دو۔ بھگوان مہاویر سوامی جی کے
پوتر مشن کو جیسے میں عمر بھر تر و تازہ کرنے کی پوری کوشش کرتا رہا ہوں۔
آپ سب اِس کام کو اتفاق اور گیان بل سے پایۂ تکمیل تک پہنچا دو۔
یہی میرا آپ سے اُپدیش ہے اور یہی میری آخری خواہش ہے۔ مجھے
ویتراگ شری ارہنت اور سدھ بھگوان کا جنھوں نے کرم روپی دشمنوں
کو ناش کر دیا ہے کلیان کاری شرن ہے۔ مجھے موکش پد دینے والے
پوتر جین دھرم کا شرن ہے۔ اِسی طرح شرن لیتے ہوئے پھر دھیان لگا
لیا اور من کو یکسو کر کے منتر اُچارن کرنے لگے۔ ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں کی
نورانی کو اپنے سعادت مند مگر پریشاں حال سادھوؤں اور شراوکوں
پر ڈالا اور تین بار ارہن ارہن شبد کہکر کہا "لو بھائی اب ہم چلتے ہیں اور
سب کو کھماتے ہیں"۔ آفریں۔ آپ کے دڑھ وشواش پر آفریں۔ آخری
وقت بھی آپ نے پرم پوتر نوکار مہا منتر کا دھیان کرتے ہوئے اپنی
امر آتما کو فانی جسم سے جدا کیا۔ افسوس صد افسوس جین سماج کا سرتاج
آچاریہ سماج کو بے تاج کر کے داغِ مفارقت دے گیا۔

اُس وقت جو کیفیت سادھوؤں اور شراوکوں کے دل کی
تھی اُس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ آنکھوں سے زار زار آنسو جاری تھے
وہ بلک بلک کر بچوں کی طرح رو رہے تھے۔ اُنھیں تسلّی اور تشفی دینے
والا کوئی نظر نہ آتا تھا۔ سب کے سب حیران اور ششدر تھے کہ گھڑی
میں کیا سے کیا ہو گیا۔ ہائے ظالم موت نے دنیا کا سچا رہنما چھین لیا۔
اِس قزاق ستمگر نے کیا کیا غضب نہیں ڈھائے۔ اِس کے ظلم کی داستان
سن کر جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ننھے ننھے یتیم بچوں کی آہ و زاری

کی ذمہ داری موت ہے۔ عمر رسیدہ والدین کے نازبردردہ لخت جگروں کو چھین کر انھیں زندہ درگور کرنے والی بے حیا ظالم موت ہی ہے۔ نوجوان بیواؤں کے سہاگ کا خون کر کے اُن کا جگر پاش پاش کرنے والی ستمگری موت ہے۔ قاتل موت کے خونخوار پنجوں سے بڑے بڑے زبردست بادشاہ۔ امیر۔ وزیر۔ کرنیل اور جرنیل حکیم اور ڈاکٹر کوئی نہ بچ سکا۔ موت نے اپنا دراز ہاتھ بڑے بڑے رشیوں اور آچاریوں پر صاف کرتے ہوئے ذرا دریغ نہ کیا۔ آہ ظالم موت اور تو کیا بڑے بڑے چکرورتی بھی آیو کرم ختم ہونے پر تیرے غضبناک پنجہ سے بچ نہ سکے۔

کیا موت ہر ایک کو مغلوب کر لیتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جو لوگ اپنی زندگی کو بنی نوعِ انسان کی خدمت میں صرف کر دیتے ہیں۔ جو کبھی اپنے فعل اور قول سے کسی سے برائی نہیں کرتے۔ جو خود دھرم کرتے ہیں اور دوسروں کو دھرم میں لگاتے ہیں وہ موت پر فتح پا لیتے ہیں۔ موت کا خدشہ اُن لوگوں کو ہے جو دن رات عیش و عشرت میں غلطاں رہتے ہیں اور دوسروں کو دُکھ دیکر خود مزے اُڑانے میں زندگی ختم کر دیتے ہیں۔ اُن کے سر پر موت ہمیشہ خطرے کی گھنٹی بجاتی رہتی ہے۔ اگر اُن کے سر پر موت نہ ہوتی تو تکبر کے باعث کبھی اُن کے پاؤں زمین سے نہ لگتے۔ موت آتی ہے اور گھسیٹ کر لیجاتی ہے۔ عیش و عشرت کے ساز و سامان۔ شراب۔ کباب۔ رنڈیاں اور زرق برق پوشاکیں سب خواب نظر آتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کے لئے موت حسرت کا پیغام ہے۔ مہاپُرشوں کے لئے موت ایک بے معنی چیز ہے۔ مہاپُرش کبھی مرا نہیں کرتے۔ وہ اپنا نیک کام ہمیشہ کے لئے زندہ چھوڑ جاتے ہیں۔ ہر روز

صبح سویرے دلفریب پھولوں کے خوشنما غنچے کھلتے ہیں اور خوبصورتی کی بہار دنیا کو دکھاتے ہیں۔ اُن کی مہک سے تمام باغ معطر ہو جاتا ہے۔ وہ دل و دماغ کو تر و تازگی اور فرحت بخشتے ہیں۔ اگرچہ کچھ دیر کے بعد پھولوں کی نازک پنکھڑیاں صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جاتی ہیں۔ مگر اُن کی بھینی و خوشگوار خوشبوئیں اور عطر کی شکل میں قائم رہتی ہے ٹھیک اسی طرح مہاپُرشوں کا جسم اگرچہ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے مگر اُن کے کارہائے نمایاں کبھی فراموش نہیں ہوتے اور اُنکی پُر تاثیر زندگی روشنی کے بلند مینار کی طرح گمراہ مسافروں کو سیدھا راستہ دکھلانے کے کام آتی ہے۔ جین آچاریہ شری مدوجیانند سُوری جی کی زندگی ایسی ہی تھی۔ آپ اپنے کارہائے نمایاں کی بدولت ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

آپ کی زندگی کا سب سے بڑا سبق سچائی کو اختیار کرنا ہے۔ آپ مکمل سنیاسی تھے۔ سچائی کی تلاش میں آپ جین سادھو ہوگئے تپ سے جسم کو تپا کر من کو قابو کر لیا۔ اور راست گو طالبعلم کی طرح غرور کو دل سے نکال کر ستیہ دھرم کے مطالعہ میں مستغرق ہو گئے جس سچائی نے آپ کے دل کو منور کیا اُس کی روشنی کو آپ نے نہایت سرگرمی سے چاروں سمت پھیلایا۔ اہنسا دھرم کی اشاعت میں آپ نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ دُکھی دُنیا کو ویر بھگوان کا دن رات پیغام پہنچانا ہی آپ کی زندگی کا شغل تھا بال برہمچریہ کا تیج آپ کی خندہ پیشانی پر جھلکتا تھا اور جو شخص آپ کے درشن کرتا تھا اور اپدیش سُنتا تھا۔ وہ موثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ آپ کی فہم و فراست

اور عقل و کیاست آپ کے کارہائے نمایاں سے عیاں ہے جین دھرم اور جین سماج کی آپ نے بیشمار خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کی سب سے بڑی اصلاح جینیوں میں جینی پن داخل کرنا ہے۔ آپ نے جین تہذیب کو روشنی میں لاکر جین تیوہار منانے کا جذبہ پیدا کیا۔ لوگو کو جین اتیہاس سے واقف کراکر جین رسم ورواج کو زندہ کیا۔ جین سماج پر آپ کے احسانات ناقابل فراموش ہیں۔ جین سماج کو ابھی آپ سے بہت کچھ توقع تھی۔ لوگوں کو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ابھی سوُری جی نے اصلاح کے کام کے لئے راستہ صاف کیا ہے اور اُن کی مشکلات جلد دور ہو کر ایک دفعہ پھر جین سماج پر جاہ و جلالی کے دن لوٹ آئیں گے۔ مگر آہ ظالم موت تُو نے بیکس جین سماج پر غضب کا ستم ڈھایا۔ سیوکوں کے منہ سے بے اختیار یوں نکل رہا تھا ؎

ہے جی تم سُیوجی آتم رام
سیوک سار لیجیو جی

اس وقت سیوکوں کا احساس اس طرح کا تھا ؎

(۱) ہوتا نہیں زباں سے احسان ادا تمہارا
تن من کو بھی وہاں پر ملتا نہیں ہے یارا
(۲) اب یاد ہم کو آتا وہ دکھ بھرا زمانہ
آنکھیں بھی تب بہانے لگتی ہیں آنسو دھارا
(۳) غفلت کی نیند میں تھے سوئے پڑے سبھی ہم
لُٹتا تھا جاتا چوروں سے دھن ہمارا

(۴) متھیات میں پڑے ہم جاتے تھے اُلٹے پتھ[1] پر
بھولے ہوئے تھے سب کچھ کرتو یہ جو ہمارا

(۵) چھوٹا تھا دیو پوجن اور بھگتی بھاونا بھی
یہ بھی خبر نہیں تھی کیا دھرم ہے ہمارا

(۶) اِس دیش میں کہیں بھی کوئی نہ جانتا تھا
ہوتا ہے سادھو کیسا جِن دھرم کا دُلارا

(۷) اندھیر کو ہی سمجھے بیٹھے تھے ہم اُجالا
تھے پیار اُس سے کرتے دشمن جو تھا ہمارا

(۸) اگیان کے سمندر میں ڈوبتی ہماری
کِشتی کو دیکھ بھگوان دل یہ اُٹھا تمہارا

(۹) جھٹ سنگھ[2] ناد[3] کر کے آنکھیں ہماری کھولیں
کشتی بھنور سے نکلی دِکھنے لگا کنارا

(۱۰) صفتیں تمہاری بھگوان کیا کیا بیاں کریں ہم
گر توں کو آ پکڑ کر تُو نے ہی تھا اُبھارا

(۱۱) آتم وجے کا ڈنکا آنند میں مگن ہو
تُو نے بجا کے بھگوان اِس دیش کو سُدھارا

(۱۲) دنیا میں جِن دھرم کا اُدیان[4] سر سبز کر
اے ناتھ تُو نے ہم سے جلدی کیا کنارا

(۱۳) تیرے ویوگ[5] سے اب سب شُن[6] ہو رہا ہے
سورج بنا تو جیسے دِکھتا ہے کارا کارا

۱؎ راستہ ۲؎ شیر ۳؎ گرج ۴؎ باغ ۵؎ جدائی ۶؎ چُپ

(۱۴) اے کال تیری لیلا کس سے چھپی ہوئی ہے
کھویا ہے وشو پیارا تو نے رتن ہمارا

(۱۵) پتھر سا دل بنا لو اے سُن کے جانیوالو
جاتا ہے آج کے دن جین دھرم کا پیارا

(۱۶) گورو وشو کے ہو وبھ آنند کے ہو داتا
آتم وِمل سرود ریہ ہنس ہے تمہارا

آپ کے سورگباش ہو جانے کی خبر علی الصبح تمام شہر میں پھیل گئی۔ ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ عیسائی جس کسی نے اِس افسوس ناک خبر کو سنا نہایت رنجیدہ دل ہوا۔ جو لوگ رات کو آپ سے گفتگو کر کے آئے تھے انھیں اچانک خبر سنکر یقین نہ آتا تھا۔ وہ بزور اِس خبر کی تردید کرتے تھے۔ مگر جب اپا سرے میں آتے تھے دست بدنداں رہ جاتے تھے۔ آدھی رات پنجاب کے اندر اور باہر دور دراز مارواڑ۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ کے شہروں میں گُرو جی کے سورگ باش کے تار دیئے گئے۔ جگہ جگہ لوگوں نے اِس خبر کی صداقت پر شک کیا۔ چونکہ پیشتر بھی بے بنیاد خبریں اُڑ چکی تھیں اِس لئے استفسار کے لئے جوابی تار آئے کہ کیا خبر کسی دشمن نے اُڑائی ہے۔ جواب موصول ہونے پر سیوکوں کے دِل پژمردہ ہو گئے۔ جین سماج میں ماتم برپا ہو گیا۔ جینیوں نے دن بھر کام بند رکھا۔ وہ کھانا پینا سب بھول گئے۔ کئی ایک نے برت تپسیا کی۔ ہزاروں روپیے دان دیئے گئے۔ اشٹمی کی دوپہر تک لاہور

امرتسر وغیرہ نزدیک کے شہروں سے کثیر تعداد میں لوگ گوجرانوالہ جمع ہو گئے۔ تمام شہر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ لوگ سُوری جی کے آخری درشن کے لئے آتُر ہو رہے تھے اور زار زار رو رو کر اپنے رنج و ملال کا اظہار کر رہے تھے۔ آپ کے چہرہ سے بدستور نُور جھلک رہا تھا۔ اور پیشانی کا تیج ذرا بھر کم نہ ہوا تھا۔ غسلِ میّت دیتے ہوئے آپ کی سمادھی کی حالت تھی۔ اُس وقت ایسا دکھائی دیتا تھا کہ آپ دھیان لگائے ہوئے سچّے آتمک رس میں مگن ہیں۔ دوپہر تک آپ کا ایک اعلےٰ درجہ کا اور شاندار وِمان تیار کیا گیا اور ہزاروں لوگوں کے ہجوم کے ساتھ آپ کے سیوک زار زار روتے ہوئے اگنی سنسکار کرنے کے لئے چلے۔ اُس وقت کسی کوتاہ اندیش دُشمن نے سراسر بے بنیاد خبر اڑا دی کہ سُوری جی کا اچانک سورگباش زہر سے ہوا ہے۔ مگر یہ خبر بالکل باطل تھی۔ شام کے وقت شری سنگ گوجرانوالہ کی تجویز کردہ جگہ پر چندن کی چتا میں آپ کا اگنی سنسکار ہوا۔ لالہ گیان چند صاحب مالیرکوٹلہ نے اپنے جذبات کا اظہار اِس طرح کیا ؎

(۱) آج کیوں اندھیر عالم پر فراواں ہو گیا۔
آفتابِ آسمانِ جین پنہاں ہو گیا

(۲) اے فلک اِتنا غضب اندھیر ڈھایا ہے ہے
اشٹمی کی رات اور گم ماہِ تاباں ہو گیا

(۳) جیٹھ کی یہ اشٹمی کا دن بھی کیا دل سوز ہے
یادگارِ مہرِ شی بن کر فروزاں ہو گیا

(۴) ودیا ساگر فدائے ہادیِ روشن ضمیر
سوئے فردوسِ بریں اکدم خراماں ہوگیا

(۵) ہم کو روتے چھوڑ کر جب جا بسے بیکنٹھ میں
پرتھوی گریاں ہوئی اور سورگ نازاں ہوگیا

۶ کرگیا پرواز اس دن بلبلِ بستانِ ہند
پھول سب کملا گئے گلشن بیاباں ہوگیا

(۷) آج کے دن ہم سے بچھڑے ہیں شری آنند جی
دردِ فرقت سے ہر اک ہمدرد پریشاں ہوگیا

(۸) آتما سے بھی پیارا تھا جو آتم چھپ گیا
پھک گیا سینہ الم سے دل بھی بریاں ہوگیا

(۹) ہیں سدھارے سورگ کو شری ودیا آنند جی
تھے وہی روحِ رواں اب ہند بے جاں ہوگیا

(۱۰) ودیا بھوشن مہاراج ادھیراج آچاریہ
ہم سے رخصت ہوگیا اندر کا مہماں ہوگیا

(۱۱) حسرتِ دیدار آتم سے ہوئی یہ بے کلی
خوابِ راحت بھی میرا خوابِ پریشاں ہوگیا

(۱۲) قمریو کوکو کئے جاؤ بصد غم کو بہ کو
آج نظروں سے نہاں سروِ خراماں ہوگیا

ٹ زمین

(۱۳) واہ واہ کیا نام پیارا ہے وبجے آنند کا
اِس میں وہ آنند ہے دِل جس پہ قرباں ہو گیا

(۱۴) شوقِ آتم میں گھُلا جاتا ہے جسمِ ناتواں
بَن کے پروانہ میرا دِل شمع سوزاں ہو گیا

(۱۵) داستانِ غم تو بے پایاں ہے لیکن یہ سُنو
جین کے سِر جو شری آتم کا احساں ہو گیا

(۱۶) وہ یاسا گر وبجے آنند سوری کے طفیل
جین کا گلشن نئے سر سے خیاباں ہو گیا

(۱۷) وہ بجایا نادِ علمی مہرشی نے ہند میں
گونج سے جسکے چکاگو تک بھی لرزاں ہو گیا

(۱۸) گرد آلودہ ہوا تھا گوہرِ شب تابِ جین
دی جلا آتم نے اُسے پُر فروزاں ہو گیا

(۱۹) جین کی ہستی پڑی تھی خطرہ جانکاہ میں
پر وبجے آنند حامی اور نگاہ باں ہو گیا

(۲۰) جین سچا دھرم ہے اِس کی بنا ہے رحم پر
ترکِ لذت سے حصولِ نُورِ عرفاں ہو گیا

(۲۱) ہو گیا تھا خشک جب بے آبیوں سے باغِ علم
وہ یاساگر کے دم سے پھر گلستاں ہو گیا

(۲۲) چھُپ گیا تھا جین کا پرکاش جب اندھکار میں
بن کے سورج مہرشی آیا درخشاں ہو گیا

(۲۳) اِس اکیلے دم نے باندھی پر ادبکار پر کمر

کام وہ کر کے دکھایا ملک حیراں ہو گیا

(۲۴) دو یا پر چار میں کیں ایسی گوھر ریزیاں
گیان سے بھر تو را اک عالم کا داماں ہو گیا

(۲۵) آج ڈنکا بج رہا ہے مہرشی کے نام کا
آج بھارت میں رواں آتم کا فرماں ہو گیا

(۲۶) آتما میں میرے آتم رم رہا ہے گیان چند
مہر پر مہرشی سینہ میں پنہاں ہو گیا

عین آچاریہ شریمد وجے آنند سوری جی اور چکاگو کانفرنس

انیسویں صدی میں یورپ اور امریکہ کے لوگوں کا رجحان مادہ پرستی کی جانب سرعت سے ترقی کر رہا تھا۔ علم سائنس کی اشاعت تعلیم یافتہ اشخاص کا دل و دماغ مذہبی پابندیوں سے موڑ رہے جا رہی تھی۔ اور ان کی دلچسپی روز بروز دھرم کی جانب کم ہو رہی تھی اور بے شمار سوشل اور پولیٹیکل سوالات کا جو دنیا کے تبدیل شدہ حالات کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ حل سوچنے میں مشغول تھے۔ امریکن پادری دولت و عزت تعلیم۔ لیبر (مزدوری) ٹمپرنس وغیرہ سوالات کا حل پیش کرتے ہوئے لوگوں کی توجہ عیسائی مت کی طرف راغب رکھنے کی انتہائی کوشش کر رہے تھے۔ وہ اس بات کو ثابت کرنے کی فکر میں تھے۔ کہ امریکن لوگ نہ صرف علم و ہنر سے محبت رکھتے ہیں۔ بلکہ مذہبی معاملات میں بھی گہری دلچسپی لیتے ہیں۔

چنانچہ مذہبی جوش کا اظہار کرنے کے لئے امریکہ کے مشہور شہر چکاگو میں دنیا کے جملہ مذاہب کی ایک زبردست کانفرنس منعقد کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ باوجود مخالفت کے یہ کانفرنس ۱۸۹۳ء میں نہایت وسیع اور شاندار طور سے زر کثیر صرف کر کے کی گئی۔ دو سال سے زائد اس کی تیاری میں صرف ہو گئے۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ پرتگال سپین۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ جاپان۔ چین۔ اٹلی۔ ڈنمارک۔ ہندوستان وغیرہ ملکوں سے پچاس سے زیادہ قومیں کانفرنس میں شامل ہوئیں۔